سوال

(1170) رضاعت کبیر سے حرمت کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رضاعت کبیر یعنی بڑی عمر کے بچے کو دودھ پلانے سے حرمت کے مسئلہ میں وارد سالم مولیٰ بن ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کیا انہی سے خاص ہے یا عام؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ جانتے ہیں کہ یہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے صحیح مسلم میں آئی ہے۔ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ بھرپور جوان لڑکا آپ کے ہاں آ جاتا ہے، میں تو پسند نہیں کرتی کہ وہ میرے ہاں آئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نمونہ نہیں ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: (ہمارا متبنی) سالم میرے سامنے آ جاتا ہے، جبکہ وہ اب مرد بن چکا ہے، تو (میرے شوہر) ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل میں اس کے بارے میں کچھ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے دودھ پلادو، حتیٰ کہ وہ تیرے سامنے آسکے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب رضاعۃ الکبیر، حدیث: 1453 ومسند احمد بن حنبل: 6/174، حدیث: 25454۔)

اس حدیث میں علماء کا تین نکات میں اختلاف ہے۔ آدمی کسی اجنبی عورت کو مس نہیں کرسکتا۔ عورت اپنا جسم کسی اجنبی کے سامنے ظاہر نہیں کر سکتی، اور سینہ تو اور بھی حساس مقام ہے۔ پھر مرد اس پر ہاتھ رکھے، بجایہ کہ وہ اسے چوسے۔ اس سے جانبین کے جذبات میں ایجخت ہوگی۔

دلائل ان چیزوں کے برعکس ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالوٰلِدٰتُ يُرضِعنَ أَولـٰدَهُنَّ حَولَينِ كامِلَينِ ... ٢٣٣ سورة البقرة

''مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔''

جمہور اس طرف گئے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

بعض نے کہا یہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص تھی۔ صحیح مسلم میں ہے، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ) باقی تمام ازواج نبی نے ایسی رضاعت سے کسی بڑے بچے کو اپنے اوپر داخل ہونے کا انکار کیا۔ (صحیح مسلم،کتاب الرضاع،باب رضاعۃ الکبیر،حدیث:1453ومسند احمد بن حنبل:174/6،حدیث:25454۔) اور ہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ہم سمجھتی ہیں کہ یہ ایک خاص رخصت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم رضی اللہ عنہ کے لیے دی تھی، اس لیے ایسی رضاعت سے ہم پر کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔

امام ابن حزم، لیث بن سعد، عروہ بن زبیر (تبعی) رحمھم اللہ اوران سے قبل صحابہ میں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رضاعت کبیر کی قائل ہیں۔

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی نوے سال کا بھی ہو اور کسی عورت کے دودھ کا پانچ رضعہ (گھونٹ) پی لے، تو وہ عورت اس کی رضاعی ماں بن جائے گی اور اس کے لیے حرام ہو گی۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ایک درمیانی راہ اختیار کی ہے کہ یہ جناب سالم رضی اللہ عنہ کے لیے رخصت تھی اور یہ ہر اس شخص کے لیے جو اس قسم کے حالات میں ہو، رخصت ہو سکتی ہے۔ مثلا کوئی بچہ کسی عورت کی گود میں پلا ہو بڑھا ہو اور اسے اپنی ماں سمجھتا ہو، بڑا ہونے پر بھی وہ اس سے معانقہ کرتا اور اس کا بوسہ لیتا ہو، اس یقین کے ساتھ کہ یہ اس کی ماں ہے، پھر اسے اچانک بتایا جائے کہ یہ تیری ماں نہیں ہے، تو اس کے جذبات یکدم تبدیل نہیں ہو جائیں گے۔ اس پر امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ اس قسم کے حالات میں اس حدیث کو ہم سالم رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیوں خاص کر دیں، بلکہ ایسے شخص کے لیے رضاعت (کبیر) کی رخصت ہو گی۔ مثلاً اگر کسی ماں باپ نے کسی بچے کو بطور متبنیٰ لیا ہو اور وہ اس کا حکم نہ جانتے ہوں کہ متبنیٰ بنانا ناجائز ہے، پھر بعد میں علم ہو تو عورت کے لیے جائز ہو گا کہ ایسے بڑے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے، خواہ وہ مرد بھی بن گیا ہو۔

اگر آپ اس پر مطمئن نہ ہوں تو آپ کے سامنے جمہور کا قول موجود ہے۔ اور یہ احادیث سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو مقید بنا سکتی ہیں۔ اس میں امہات مومنین کے قول کی دلیل ہے کہ یہ خاص رعیت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سالم رضی اللہ عنہ کے لیے فرمائی تھی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 820

محدث فتویٰ